سوال

اگر والدین اسلامی طریقہ سے شادی کی تقریب منانے سے انکار کریں تو کیا مجھے ان کی مخالفت کرنے کا حق حاصل ہے یا کہ مجھے ان کے کہنے پر راضی ہو کر اپنا موقف ختم کر دینا چاہیے ؟

جواب

الحمد للہ

اول :

اسلامی تقریب اور خوشی سے مراد یہ ہے کہ ایسی تقریب منعقد کی جائے جو شرعی احکام کے ساتھ منضبط ہو، وہ اس طرح کہ اس میں کسی بھی قسم کی شرعی مخالفت نہ ہو نہ تو مرد و عورت کا اختلاط اور نہ ہی مردوں کے سامنے بے پردگی اور نہ آلات موسیقی اور گانا بجانا استعمال کیے جائیں، جو بھی اللہ نے حرام کیا ہے اس سے اجتناب ہو افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہ حرام کام اس وقت اکثر مسلمانوں میں عام ہیں مگر جس پر اللہ رحم کرے وہ اس سے بچا ہوا ہے

چنانچہ شادی میں مشروع یہ ہے کہ دولہا اور دلہن اور ان کے گھر والوں اور انہیں مبارکباد دینے والوں میں ایسی اشیاء اور امور سے خوشی و فرحت ڈالی جائے جو اللہ کے غضب اور ناراضگی کا باعث نہ ہو مثلا عورتوں کے درمیان دف بجائی جائے اور وہ آپس میں اشعار اور نفع مند کلام پڑھ سکتی ہیں جو گناہ سے خالی ہو

امام بخاری رحمہ اللہ نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کیا ہے کہ :

ایک عورت کی ایک انصاری آدمی سے شادی ہوئی اور اس کی رخصتی ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اے عائشہ تمہارے پاس کھیل والی کیا چیز ہے ؟ کیونکہ انصار کو یہ پسند ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5163).

اور ابوداود رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے کہ :

" عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی ایک رشتہ دار کا نکاح ایک انصاری مرد سے ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور کہنے لگے :

"کیا تم نے لڑکی کو کوئی ہدیہ دیا ہے ؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں

آپ نے فرمایا : کیا تم نے اس کے ساتھ کسی گانے والی کو بھیجا ہے ؟ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے عرض کیا : نہیں

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : انصار ایک ایسی قوم ہے جن میں غزل ہے، لہذا اگر تم اس کے ساتھ کسی ایسی لڑکی کو بھیج دیتے جو یہ کہتی :

ہم تمہارے پاس آئے، ہم تمہارے پاس آئے، چنانچہ تمہیں بھی اور ہمیں بھی مبارک ہو"

سنن ابوداود حدیث نمبر (1900) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (1995) میں اسے حسن قرار دیا ہے

اور نسائی اور ابن ماجہ نے محمد بن حاطب سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"حلال نکاح اور حرام میں فرق کرنے والی چیز دف اور آواز ہے "

سنن نسائی حدیث نمبر (3369) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1896) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے حسن قرار دیا ہے

اس لیے اسلام میں شادی کی تقریبات میں وہاں حاضر ہونے والے افراد میں خوشی و سرور اور فرحت داخل کی جائے ، اور عفت و پاکی حاصل ہو اور حرام کردہ اشیاء سے دور رہا جائے

چنانچہ عورتیں شادی کی تقریب میں مردوں سے بالکل الگ تھلک رہ کر خوشی منائیں ، اور جو بھی خوشی و سرور والا عمل ہے اسے کریں جو دلہن اور اس کے پاس عورتوں کو خوش کرے ، لیکن حرام سے اجتناب کیا جائے ، چاہے وہ کھیل کود ہو یا دف بجا کر گانا ، اور کھانا پینا یا دوسری اشیاء جو عادات اور عرف کے مطابق ہوں لیکن اس میں شرط یہی ہے کہ مباح کے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے کیا جائے

اور اسی طرح مرد بھی عورتوں سے الگ تھلگ جگہ جمع ہو کر آپس میں مبارکباد کا تبادلہ کریں ، اور دولہا دلہن کے لیے برکت کی دعا کریں ، اور دولہا کے لیے مسنون ہے کہ وہ ولیمہ کی دعوت کرے جس میں حاضر ہونے والے بغیر کسی اسراف و فضول خرچی کے کھانا تناول کریں

چنانچہ شادی کی تقریب کی غرض اور مقصد یہ ہوتا ہے کہ نکاح کا اعلان اور اظہار کیا جائے ، اور حرام بدکاری سے نکاح کی تمیز ہوسکے ، اور دولہا اور دلہن اور ان کے خاندان والوں میں خوشی و سرور داخل کیا جائے ، اور اس سب میں اللہ سبحانہ و تعالی کی عبودیت ہو

دوم :

اگر والدین شادی کی تقریب میں شرعی احکام کی پابندی کرنے سے انکار کر دیں اور برائی اور غلط کام کرنے پر اصرار کریں مثلا مرد و عورت میں اختلاط ، یا پھر رقاصہ اور اور فنکار اور گلوکار بلائے جائیں جو مردوں کے سامنے گانا گائیں ، تو آپ انہیں نصیحت کریں ، اور ان کے سامنے اس برائی کے بارہ میں شرعی حکم واضح کریں ، اور انہیں یاد دلائیں کہ شادی اللہ سبحانہ و تعالی کی جانب سے ایک نعمت ہے ، جس کا شکر ادا کرنا چاہیے ، اور کسی بھی نعمت کا شکر اس طرح ادا ہو سکتا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری کی جائے نہ کہ اس کی معصیت و نافرمانی

اور جس شادی کی ابتدا ہی معصیت و نافرمانی کے ساتھ ہو وہ شادی کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی ، اور اگر وہ اللہ کے حکم کی پابندی کرتے ہوئے اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کریں تو اور اگر اپنے موقف پر اصرار کریں اور ڈٹے رہیں تو آپ برائی اور غلط کام میں شریک مت ہوں اور آپ اس کی ناپسندیدگی اور اس سے براءت کا اظہار کریں

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

اور اللہ تعالی تمہارے پاس اپنی کتاب میں یہ حکم اتار چکا ہے کہ تم جب کسی مجلس والوں کو اللہ تعالی کی آیات کے ساتھ کفر کرتے ہوئے اور مذاق کرتے ہوئے سنو تو اس مجمع میں ان کے ساتھ نہ بیٹھو! جب تک کہ وہ اس کے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگیں ، (ورنہ) تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو ، یقینا اللہ تعالی تمام کافروں اور سب منافقوں کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے النساء (140).

امام قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ معصیت ونافرمانی کرنے والوں سے اگر برائی اور معصیت ظاہر ہو تو ان لوگوں سے علیحدہ رہنا اور اجتناب کرنا واجب ہے؛ کیونکہ جو ان سے اجتناب نہیں کریگا اور علیحدہ نہیں ہوتا وہ ان کے فعل پر راضی ہے

اللہ عزوجل کا فرمان ہے :

ورنہ تم بھی انہی جیسے ہو

چنانچہ جو کوئی بھی کسی معصیت ونافرمانی والی مجلس میں بیٹھے اور اس برائی کو روکے نہیں تو وہ بھی ان کے ساتھ گناہ میں برابر کا شریک ہے

چاہیے تو یہ کہ جب وہ برائی کی بات کریں اور غلط کام کریں تو انہیں روکا جائے، اور اگر وہ انہیں روکنے کی طاقت نہیں رکھتا تو وہ ان کے پاس سے اٹھ کر چلا جائے تاکہ وہ اس آیت کے تحت ہو کر ان میں شامل نہ ہو" انتہی مختصرا

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"تم میں سے جو کوئی بھی کسی برائی کو دیکھے تو وہ اسے اپنے ہاتھ سے روکے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو وہ اسے اپنی زبان سے منع کرے، اور اگر اس کی بھی استطاعت نہیں تو وہ اسے دل سے برا جانے اور یہ کمزور ترین ایمان ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (49).

مزید فائدہ کےلیے آپ سوال نمبر (7577) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں

آپ کےلیے جائز نہیں کہ آپ کسی برائی پر راضی ہوں اور نہ ہی آپ کےلیے شادی وغیرہ میں شرعی احکام کی پابندی کرنے کے موقف سے پیچھے ہٹنا جائز ہے، کیونکہ آپ کےلیے دنیا و آخرت میں سعادت و کامیابی اسی میں ہے کہ اپنے موقف پر قائم رہیں

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ آپ کو توفیق نصیب فرمائے اور آپ کی صحیح راہنمائی کرے

واللہ اعلم

اسلام سوال وجواب

82500